

## 93865 - اگر تاخیر سے بیدار ہو اور پانی ٹھنڈا ہو تو کیا تیمم کر لے ؟

### سوال

ایک شخص کو رات احتلام ہوا اور صبح جب بیدار ہوا تو ڈیوٹی سے لیٹ ہو گیا اور موسم بھی ٹھنڈا اور بارش والا تھا تو اس نے پاکیزہ مٹی کے ساتھ تیمم کر لیا تو کیا ایسا کرنا اس کے لیے جائز تھا، یہ علم میں رہے کہ اسے ڈیوٹی سے لیٹ ہونے کے ساتھ ساتھ بیمار اور ہلاک ہونے کا خدشہ تھا ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جسے احتلام ہو اور منی خارج ہو جائے نماز کے لیے اس پر غسل جنابت کرنا واجب ہے، اس کے لیے غسل چھوڑ کر تیمم کرنا جائز نہیں، لیکن اگر اسے پانی نہ ملے، یا پھر پانی کے استعمال میں اسے ضرر اور نقصان ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ غسل چھوڑ کر تیمم کر سکتا ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوؤ تو اپنے چہرے اور کہنیوں تک ہاتھ دھو لو، اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھوؤ، اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرو، اور اگر تم بیمار ہو یا مسافر، یا تم میں کوئی شخص قضائے حاجت کر کے آئے، یا تم نے بیوی سے ہم بستری کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاکیزہ مٹی کے ساتھ تیمم کرو، اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھ پر مسح کرو المآئدة ( 6 ) .

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مٹی مسلمان شخص کے وضوء ہے، چاہے اسے دس برس بھی پانی نہ ملے، اور جب اسے پانی ملے تو وہ اللہ سے ڈرے اور پانی کو اپنی جلد پر ڈالے کیونکہ یہ اس کے لیے بہتر ہے "

اسے بزار نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر ( 3861 ) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

تو جو شخص بھی جنابت کی حالت میں بیدار ہو اور اسے موسم ٹھنڈا ہونے کی بنا پر ضرر اور نقصان پہنچنے کا خدشہ ہو اور وہ پانی گرم کر سکتا ہو تو اس کے لیے ایسا کرنا لازم ہے، چاہے نماز کا وقت بھی نکل جائے؛ کیونکہ سواپا ہوا شخص معذور ہے، اور اس کے حق میں نماز کا وقت وہی ہے جب وہ بیدار ہوا ہو، تو اس کے لیے نماز ادا کرنی اور نماز کے لیے طہارت و پاکیزگی کی سب شروط پوری کرنی لازم ہیں۔

اور اگر اسے پانی گرم کرنے کے لیے کچھ نہ ملے تو اس وقت اس کے لیے تیمم کرنا جائز ہے۔

اور ڈیوٹی سے تاخیر ہونے کا خوف کوئی ایسا عذر شمار نہیں ہوتا جس کی بنا پر غسل ترك کر کے اس کے لیے تیمم کرنا جائز ہوتا ہو۔

اور جو شخص بھی بغیر کسی جائز عذر کے تیمم کرے اسے اس تیمم کے ساتھ ادا کردہ نماز دوبارہ ادا کرنی ہوگی، تا کہ وہ بری الذمہ ہوسکے۔

مستقل فتویٰ کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر بہت شدید سردی ہو اور برتن میں پانی جما ہوا ہو اور لوٹے میں برف کی طرح اور انسان کو وضوء کرنا ہو، اور پانی اس پر اثر انداز ہو کر اسے بیمار کر دیتا ہو تو کیا کرنا چاہیے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" اگر تو معاملہ ایسا ہی ہو جیسا بیان ہوا ہے تو وہ تیمم کر لے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور اگر تم مریض ہو یا مسافر یا تم میں کوئی شخص قضائے حاجت کر کے آیا ہو، یا تم نے بیوی سے ہم بستری کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاکیزہ مٹی سے تیمم کرلو، اور اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کرو .

لیکن اگر اس کے لیے آگ پر پانی گرم کرنا ممکن ہو تو اس کے لیے ایسا کرنا واجب ہے، اور اس کے لیے غسل کرنا واجب ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اپنی استطاعت کے مطابق اختیار کرو . انتہی .

واللہ اعلم .